

فَمَنْ حَاجَكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْ أَنْدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَ كُمْ
وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ (آل عمران - ٢٢)

پھر اسکے بعد جو تیرے پاس علم آچکا ہے اگر کوئی اس بارے میں تجویز سے چھڑا کرے تو کہہ دے:- آؤ ہم بلا کسیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو بھی اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو بھی اور اپنے لوگوں کو بھی۔ پھر ہم مبالغہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

حق اور باطل میں فیصلہ کرنے کیلئے جناب مرزا مسرور احمد صاحب کو مبارکہ کی کھلی پیشکش

جناب مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ الرسالہ
لمسیح اثماں

سربراہ جماعت احمدیہ قادیانی

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے آمین۔ خاکسار عرصہ چودہ سال سے آپ کو حق کی طرف بلارہا ہے لیکن آپ کے کانوں پر آج تک جھوں تک نہیں رینگتی۔ الہامی پیشگوئی مصلح موعود سمیت بعض دیگر اختلافی امور کے سلسلہ میں حق کے حوالہ سے آنجناب پر اتمام جدت کرنے کے بعد خاکسار درج ذیل امور میں فیصلہ کرنے کیلئے اب پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیؒ صلی اللہ علیہ وسلم اور محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؒ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آپ کو مبارکہ کی طرف بلاتا ہے۔ امید ہے اب آپ کو اس میں کوئی پس و پیش نہیں ہوگا۔

[1] -- الہامی پیشگوئی زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود)

آپ کو بخوبی علم ہے کہ شروع اپریل ۱۹۹۲ء میں خاکسار نے جناب خلیفہ الرابع صاحب کی خدمت میں اپنا موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا دعویٰ پیش کیا تھا۔ خاکسار نے اُنکے آگے قرآن کریم کی روشنی میں زکی غلام مسیح الزماں سے متعلقہ مبشر الہامات کے مطابق یہ کلیتہ ثابت کردیا تھا کہ چلہ ہوشیار پور میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؒ وجس زکی غلام (نشان رحمت) کی بشارت بخششی کی تھی اللہ تعالیٰ نے یہ مبشر اور موعود زکی غلام حضور گلو بطور جسمانی لڑکا نہیں دیا تھا اور اس کا قطعی ثبوت غلام سے متعلقہ وہ تیرہ (۱۳) مبشر الہامی بشارتیں ہیں جو حضرت مرزا غلام احمدؒ پر نازل ہوئی تھیں۔ اس موعود زکی غلام مسیح الزماں نے اپنی آخری الہامی بشارت (۲، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء) کے بعد آئندہ زمانے میں جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا تھا اور الہامی انکشاف کے مطابق یہ موعود اور مبشر زکی غلام مسیح الزماں خاکسار عبد الغفار جنبہ ہے۔ جناب خلیفہ الرابع صاحب کو خاکسار کا یہ نقطہ نظر اور دعویٰ سخت ناگوار گزرا اور آپ نے بغیر کسی تحقیق اور دلیل کے اسے نعوذ باللہ من ذالک شیطانی وساوس قرار دے کر مجھے جماعت احمدیہ چھوڑنے کا حکم فرمادیا۔ خاکسار نے اپنے دوسرے ۲۲ ربیوری ۱۹۹۷ء کے مفصل خط میں اپنے دعویٰ کی مزید وضاحت کر دی لیکن انہوں نے جواباً سمجھا بُجھا کر اپنے زعم میں میرے دوسرے خط کو بھی نظر انداز کر دیا۔ خاکسار کی صداقت کے حق میں راجلماری عطیۃ الحجیب کی فقید المثال شادی کی ناکامی کی صورت میں جب ایک چمکتا ہوا نشان اُنکے گھر میں ظاہر ہو گیا

اور انہیں اس کا قطعی عرفان ہو گیا کہ اُنکے والد جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعاً جھوٹا تھا تو پھر بھی انہوں نے خاکسار کے دعویٰ کی طرف توجہ کرنے کی بجائے احمد یوس سے اپنے لیے دعا نئیں کروانی شروع کر دیں کہ اللہ تعالیٰ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا انہیں مصدق بنا دے۔ جیسا کہ جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۲ء کے اختتامی سیشن میں وہ اس طرح فرماتے ہیں:-

”میری عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ میرے لیے دعا کریں خدا مجھے ہی وہ مبارک وجود بنا دے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے ہے اور فرمایا یہ وعدہ ہے کہ تیری نسل سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ اس دعائے مجھے بہت دردناک کر دیا ہے اور میں اسی درد کیسا تھا آپ سے انجا کرتا ہوں کہ میرے لیے دعا نئیں کریں۔“ (الفضل انٹرنسنسل ۱۰) (۱۲ اکتوبر تا ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۲ء)

صاحبزادی عطیہ الجیب کی دوسری شادی کے بعد جب اُسکے گھر میں بچی پیدا ہو گئی تو پھر جناب خلیفہ رابع صاحب بہت دلیر ہو گئے اور انہوں نے انٹرنسنسل جلسہ سالانہ جرمی اگسٹ ۲۰۰۲ء کے موقعہ پر اپنے خطبہ جمعہ میں یہ فرماتے ہوئے خاکسار پر حملہ کر دیا ”کہ میرے علم کے مطابق جرمی میں بھی ایک شخص ہے جو کہ بے چارہ دماغی فتور میں بتلاء ہے۔ وہ بھی اپنے آپ کو زمانے کا مصلح سمجھتا ہے۔ حالانکہ اُسکے چار مرید بھی نہیں۔ دو چارا بینٹ ہو گئے بتیں کر نیوالے۔ جماعت جرمی گواہ ہے کہ اُسکی کسی کو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہے۔ وغیرہ“

خاکسار نے خلیفہ رابع صاحب کے مذکورہ تمثیر مسخرانہ جھوٹے الزام کے جواب میں اپنے مفصل تیسرا خط میں جب اُن سے اُنکے والد خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے ثبوت کے متعلق سوال کیا تو پھر اُنکے پاؤں میں ثبات قدم نہ رہا اور وہ شدید غصے میں مورخہ ۵ رجب ۱۴۰۲ء کے خطبہ جمعہ کے دوران ڈائیس پر گر پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی جماعت میں آپکے جس پیروکار کو الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصدق بنا تھا وہ ایک قطعی دلیل کیسا تھا اُنکے آگے کھڑا تھا اور خلیفہ رابع صاحب اُس سے اتنا مرعوب ہو چکے تھے اور اُسکے صدق نے اُنکے ضمیر کو اتنا مجروح کر دیا تھا کہ وہ میرے مفصل تیسرا خط کے بعد ایک سال سے بھی کم عرصہ میں مورخہ ۱۴۰۳ء کو بڑی حسرت اور شرمندگی کیسا تھا اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ آپکے والد جناب مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کے موقعہ پر اپنے ۱۲ نومبر ۱۹۹۷ء کے خطبہ جمعہ میں انہوں نے اپنی خاندانی مجلس انتخاب کو آپکے جانشین ہونے کا ایک واضح اشارہ دے دیا تھا۔ جیسا کہ اپنے مذکورہ خطبہ جمعہ میں وہ فرماتے ہیں:- ”اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کیلئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ اُنکو بھی صحیح جانشین بنائے۔“ ”تو ہماری جگہ بیٹھ جا“ کا مضمون پوری طرح اُن پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود اُنکی حفاظت فرمائے اور اُنکی اعانت فرمائے۔“ (تذکرہ صفحات ۲۰۹ تا ۲۱۰)

جناب خلیفہ رابع صاحب کی وفات کے بعد اسی وجہ سے اگلے خلیفہ کے انتخاب سے پہلے آپکا ۱۲ نومبر ۱۹۹۷ء کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر بار بار احمد یوس کو سُنوایا گیا تھا اور پھر پروگرام کے مطابق نام نہاد خاندانی مجلس انتخاب نے ۲۲ اپریل ۲۰۰۲ء کو خلافت خامسہ کے نام پر مغلیہ خاندانی جا گیر کی قیادت آپ کو سونپ دی۔ اسکے بعد خاکسار نے اسی سال مورخہ ۱۲ نومبر ۲۰۰۲ء کو اپنی ویب سائٹ الغلام ڈاٹ کم (alghulam.com) کے ذریعہ اپنا دعویٰ احمد یوس پر ظاہر کر دیا۔ قادریانی جماعت احمدیہ جرمی کے سیکرٹری امور عامہ محمود احمد طاہر

صاحب نے آپ کے حکم پر خاکسار پر مفسدانہ خیالات پھیلانے کا جھوٹا الزام لگا کر جنوری ۲۰۰۴ء میں مجھے اور میرے اہل و عیال کو حضرت مرزا غلام احمدؒ کی جماعت احمدیہ سے خارج کر کے جمنی کے شہر کیل (Kiel) میں ہمارا مقاطعہ کر دیا (نیوز نمبر ۲)۔ خاکسار کے دعویٰ کے اعلان کے بعد آپ نے خاکسار اور میرے اہل و عیال پر اسی قسم کا ظلم و ستم کیا تھا جس قسم کا ظلم و ستم پندرہ سو سال پہلے ابو جہل اور اسکے ساتھیوں نے آنحضرت ﷺ اور آپ کے اہل و عیال کو شعبابی طالب میں محصور کر کے کیا تھا اور آپ کا یہ ظلم و ستم ہنوز جاری و ساری ہے۔

[2]۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت کی حقیقت

آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو آگاہ فرمایا تھا کہ ”عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرِيْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَا بِحِلْ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرِيْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرِيْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاصِمًا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرِيْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرِيْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرِيْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَا بِحِلِّ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَّتَ قَالَ حَبِيبٌ فِلَمْ قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزَ كَتَبَ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَذْكَرْهُ أَيَّاهُ وَقُلْتُ لِأَبْحَوْنَ تَكُونُ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمَلِكِ الْعَاصِمِ وَالْجَبْرِيَّةِ فَتَرَبَّهُ وَاعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَاهُ احْمَدُ وَالْبَيْقَى فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔“ (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ دار الفکر بیروت مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

روایت ہے نعمان بن بشیر سے اُس نے نقل کیا خذیفہ سے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اندر نبوت موجود ہے گی جب تک خدا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اُسے اٹھا لے گا پھر طریقہ نبوت پر خلافت ہوگی جب تک خدا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا پھر ایک طاقتور باادشاہت کا دور آئے گا جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گی پھر اسے بھی اٹھا لے گا اور ظالم و جابر حکومت کا زمانہ آئے گا پھر وہ رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اسے اللہ تعالیٰ اٹھا لے گا۔ پھر طریقہ نبوت پر خلافت ہوگی۔ پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ حبیب (جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہے) نے کہا پس جب کھڑا ہوا عمر بن عبد العزیز (یعنی خلیفہ ہوا) میں نے یہ حدیث اُسکی طرف لکھی درحالیکہ میں یاد دلاتا تھا اُس کو یہ حدیث اور میں نے کہا میں امید رکھتا ہوں کہ تم ہو امیر المؤمنین بعد باادشاہت عاص اور جبریہ کے۔ پس ان کو اس تفسیر سے خوشنی ہوئی اور پسند کیا اس کو یعنی عمر بن عبد العزیز نے روایت کیا اس کو احمد اور نیقی نے دلائل النبوت میں۔

ذکورہ بالا خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیشگوئی کے بعد آنحضرت ﷺ سورۃ النور کی آیت ۵۶ کی روشنی میں خلافت علیٰ منہاج نبوت یا محمدی قدرت ثانیہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:- ”إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهِنَّهِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔“ (ابوداؤ دكتاب الملائم) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ”رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اسکے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔“

امت محمدؒ میں ذکورہ بالا موعود خلافت علیٰ منہاج نبوت کے سلسلے کا آغاز حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کی خلافت سے ہوا اور آپ خلافت علیٰ

منہاج نبوت کے حوالہ سے پہلے خلیفہ اور مجدد تھے۔ اور امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے اسی سلسلہ کے تیرھویں خلیفہ تھے۔ جیسا کہ آپ سنتھنگہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں:-

”یاد رہے کہ اسلام کا بارھواں خلیفہ جو تیرھویں صدی کے سر پر ہونا چاہیے وہ یکی نبی کے مقابل پر ہے جس کا ایک پلید قوم کیلئے سر کا ٹا گیا (سنبھنے والا سمجھ لے) اس لیے ضروری ہوا کہ بارھواں خلیفہ قریشی ہو جیسا کہ حضرت یکی اسرائیلی ہیں۔ لیکن اسلام کا تیرھواں خلیفہ جو چودھویں صدی کے سر پر ہونا چاہیے جس کا نام مسیح موعود ہے اس کیلئے ضروری تھا کہ وہ قریش میں سے نہ ہو جیسا کہ حضرت عیسیٰ اسرائیلی نہیں ہیں۔ سید احمد صاحب بریلوی سلسلہ خلافت محمدیہ کے بارھویں خلیفہ ہیں جو حضرت یکی کے مثالیں ہیں اور سید ہیں۔“ (روحانی خزانہ جلد ۷ صفحات ۱۹۳ تا ۱۹۴)

اسی خلافت علیٰ منہاج نبوت (محمدی قدرتِ ثانیہ) کے سلسلہ میں حضرت مرزا غلام احمدؑ پنے مفہومات میں فرماتے ہیں: ”**هُمْ خَدَا تَعَالَىٰ يَرَىٰ** ایسا الزام نہیں لگاسکتے کہ اس نے وعدہ تو کیا کہ قیامت تک خلفاء اور مجددین کا سلسلہ جاری رکھوں گا مگر ایک خاص وقت کے بعد اس نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ سورہ نور میں آیت استخلاف کو غور سے پڑھ کر دیکھ لو۔ میں بھی اسی وعدہ کے موافق آیا ہوں اور اس واسطے موعود کہلاتا ہوں“ (نیو ایڈیشن۔ مفہومات جلد ۵ صفحہ ۶۶۶)

جناب خلیفہ ثانی صاحب اور آپ کے جانشینوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ سورۃ النور کی آیت ۵۶ کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی خلافت علیٰ منہاج نبوت کے مطابق خلفاء علیٰ منہاج نبوت ہیں۔ واضح رہے کہ قادیانی خلفاء کا یہ ایک صریح کذب اور دروغگوئی ہے کیونکہ اُمت محمدیہ میں سورۃ النور کی آیت ۵۶ کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی خلافت علیٰ منہاج نبوت کے مطابق تو وہ خلفاء علیٰ منہاج نبوت مجددین ہیں جن کے انتخاب نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر صدی کے سر پر نبیوں کی طرح مامور اور مبعوث فرماتا ہے اور حضرت مرزا صاحبؓ کے بقول وہ اسی سلسلہ کے تیرھویں خلیفہ تھے۔

[3]۔ حدیث مجددین کی حقانیت لیکن قادریانی خلفاء کا اسکی تکذیب کرنا

جیسا کہ خاکسار پہلے ہی واضح کر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء علیٰ منہاج نبوت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ”**إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ لِهِذِهِ الْأُمَّةِ عَلَىٰ رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مَنْ يُجِدِ دُلَّهَا دِيْنَهَا**“ (ابوداؤ و کتاب الملاحم) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ”رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اسکے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔“

[الف] جہاں تک مذکورہ بالا حدیث مجددین کا تعلق ہے تو حکم و عدل امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے فتویٰ کے مطابق یہ حدیث کلیہ سچی ہے اور تو اتر معنوی تک پہنچ گئی ہے۔ جیسا کہ آپؓ اس ضمن میں فرماتے ہیں:-

(۱) ”**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ لِهِذِهِ الْأُمَّةِ عَلَىٰ رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مَنْ يُجِدِ دُلَّهَا دِيْنَهَا**“ - روایہ

ابوداؤد۔ یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کیلئے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کیلئے دین کوتازہ کرے گا اور اب اس صدی کا چوبیسوں سال جاتا ہے اور ممکن نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودہ میں تخلف ہو۔” (حقیقتہ الوجی۔ روحانی خزانہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰)

(۲) ”اُول وہ پیشگوئی رسول اللہ ﷺ جو تو اتر معنوی تک پہنچ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر یک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو دین کو پھرتازہ کرے گا اور اسکی کمزوریوں کو ذور کر کے پھر اپنی اصلی طاقت اور قوت پر اس کو لے آوے گا۔“ (آنکیتہ کمالات اسلام۔ روحانی خزانہ جلد ۵ صفحہ ۳۸۰)

(۳) ”کپڑا پہنٹے ہیں تو اسکی بھی تجدید کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طریق پر نئی ذریت کوتازہ کرنے کیلئے سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے۔ غرض مجھ سے ایک حدیث کے موافق گذشتہ مجددوں کا مowaخذہ نہیں ہو سکتا۔ میں اپنی صدی کا ذمہ دار ہوں۔ ہاں چونکہ میں اس حدیث کو صحیح سمجھتا ہوں اور قرآن شریف کی حمایت سے صحیح مانتا ہوں۔ پس اگر یہ لوگ اس حدیث کو جھوٹا کہہ دیں اور حدیث کی کتابوں سے نکال دیں پھر میں خدا سے دعا کروں گا اور یقیناً وہ میری دعا کو سنے گا اور میں کشف سے نام بھی بتا دوں گا، لیکن اگر یہ حدیث خود انکے مسلمات کے موافق ہی جھوٹی نہیں اور نہیں ہے تو پھر خدا سے ڈرو اور لَا تَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ (بنی اسرائیل۔ ۷:۳) پر عمل کرو اور بیہودہ حیلے اور حجتیں نہ تراشو۔ یہ حدیث جن کتابوں میں درج ہے اور باوجود جھوٹی ہونے کے اس کو رکھا گیا ہے تو پھر کیوں نہیں بابا نانک کے شبد ان میں داخل کر لیتے اور موضوعات کے مجموعہ میں لکھ لیتے۔ پس کسی صورت میں یہ مowaخذہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ ہزاروں اولیاء گزر چکے ہیں تو کیا مجھے لازم ہے کہ میں انکی بھی فہرست دوں۔ یہ خدا تعالیٰ ہی کا علم ہے۔ ہاں خدا نے مجھ پر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور قرآن شریف اسکی تصدیق کرتا ہے۔“ (ملفوظات نیو ایڈیشن جلد ۳ صفحات ۸۷)

(۴) آنیا یے بنی اسرائیل دین موسوی کے مجدد تھے: ” اور مخملہ دلائل قویہ قطعیہ کے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو صحیح موعود اسی امت محمدیہ میں سے ہو گا قرآن کریم کی یہ آیت ہے۔ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (نور۔ ۵۶) اخ یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جو ایماندار ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وعدہ فرمایا ہے۔ جو ان کو زمین پر اُنہی خلیفوں کی مانند جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں خلیفے مقرر فرمائیں گا۔ اس آیت میں پہلے خلیفوں سے مراد حضرت موسیٰ کی امت میں سے خلیفے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی شریعت کو قائم کرنے کیلئے پے در پے بھیجا تھا۔ اور خاص کر کسی صدی کو ایسے خلیفوں سے جو دین موسوی کے مجدد تھے خالی نہیں جانے دیا۔“ (تحفہ گواڑویہ۔ روحانی خزانہ جلد ۷ صفحہ ۱۲۳)

(۵) حدیث مجدد دین سورۃ الحجر کی آیت ۱۰ کی شرح ہے:- ” یہ حدیث (إِنَّ اللَّهَ يَعْبَثُ لِهِنَّدِهِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مَنْ يُبَجِّلُهَا دِيْنَهَا۔ ناقل) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الْزِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کی شرح ہے۔ صدی ایک عام آدمی کی عمر ہوتی ہے اس لیے آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ سو سال بعد کوئی نہ رہے گا۔ جیسے صدی جسم کو مارتی ہے اسی طرح ایک روحانی موت بھی واقع ہوتی ہے۔ اس لیے صدی کے بعد ایک نئی ذریت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے انج کے کھیت۔ اب دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے ہیں ایک

وقت میں بالکل خشک ہوں گے پھر نئے سرے سے پیدا ہو جائیں گے اس طرح پر ایک سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پہلے آکا برسو سال کے اندر فوت ہو جاتے ہیں اس لیے خدا تعالیٰ ہر صدی پر نیا انتظام کرتا ہے جیسا رزق کا سامان کرتا ہے۔ پس قرآن کی حمایت کیسا تھی یہ حدیث تو اتر کا حکم رکھتی ہے۔ کپڑا پہنٹے ہیں تو اسکی بھی تجدید کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طریق پر نئی ذریت کو تازہ کرنے کیلئے سنت اللہ اسی طرح

جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے۔” (تفسیر حضور جلد ۲ صفحہ ۷۷، بحوالہ الحکم جلد نمبر ۷ مورخہ ۲۱ ربیعہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

(۶) آیت استخلاف آیت إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الِّذِي كَرَوْا إِنَّا لَهُ لَحَا فِظْلُونَ کیلئے بطور تفسیر ہے: ”پس یہ آیت (النور۔ ۵۶۔ ناقل) در حقیقت اس دوسری آیت إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الِّذِي كَرَوْا إِنَّا لَهُ لَحَا فِظْلُونَ کیلئے بطور تفسیر کے واقعہ ہے اور اس سوال کا جواب دے رہی ہے کہ حفاظت قرآن کیونکر اور کس طور سے ہو گی۔ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفہ وقتاً فوقتاً بھیجا تار ہوں گا اور خلیفہ کے لفظ کو اشارہ کیلئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہونگے اور اسکی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا۔۔۔ ہم کب کہتے ہیں کہ مجدد اور محدث دنیا میں آکر دین میں سے کچھ کم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں بلکہ ہمارا قول تو یہ ہے کہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے۔ تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کیلئے مجدد اور محدث اور روحانی خلیفہ آتے ہیں۔” (شهادت القرآن۔ روحانی جلد ۲ صفحہ ۳۲۱۔ ۳۲۲)

(۷) ”نبی کے لفظ سے اس زمانہ کیلئے صرف خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرفِ مکالمہ اور مناطبہ الہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کیلئے مامور ہو۔ نہیں کہ کوئی دوسری شریعت لاوے۔ کیونکہ شریعت آنحضرت ﷺ پر ختم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق جائز نہیں جب تک اس کو امتی بھی نہ کہا جائے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا ہے نہ براہ راست۔“ (تجھیات الہیہ۔ روحانی خزانہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۰ حاشیہ)

(۸) ”۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپ کے بعد بھی مجدد آئے گا؟ اس پر فرمایا۔ اس میں کیا ہرج ہے کہ میرے بعد بھی کوئی مجدد آجائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ختم ہو جکی تھی اسلام پر آپکے خلافاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا سلسلہ قیامت تک ہے اسلئے اس میں قیامت تک ہی مجدد دین آتے رہیں گے اگر قیامت نے فنا کرنے سے چھوڑا تو کچھ نہیں کہ کوئی اور بھی آجائے گا۔ ہم ہرگز اس سے انکار نہیں کرتے کہ صالح اور ابراہیلوج آتے رہیں گے اور پھر بعثۃ قیامت آجائے گی!“ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)

(۹) ”خلافاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے اور آتے رہیں گے۔“ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

(۱۰) مجدد دین کا منکر فاسق ہے: ”یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمshedہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ

ہمُ الْفَاسِقُونَ۔ یعنی بعد اسکے جو خلیفہ (محمدؐ۔ ناقل) بھیجے جائیں پھر جو شخص انکا منکر ہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔” (شہادت القرآن۔ روحانی خزانہ جلد ۶ صفحہ ۳۲۲)

(۱۱) حضورؐ فرماتے ہیں۔ کیوں چھوڑتے ہو لوگوں بھی کی حدیث کو جو چھوڑتا ہے چھوڑ دتم اُس خبیث کو

[ب] حضرت حکم و عدل علیہ السلام کے مذکورہ بالاذس (۱۰) اقتباسات اور آپ کے شعر سے درج ذیل نتائج آخذ ہوتے ہیں:-

(۱) حدیث مجددین قطعی طور پر ایک سچی حدیث ہے اور تو اتر معنوی تک پہنچ چکی ہے۔

(۲) قرآن کریم حدیث مجددین کو سچا قرار دیتا ہے اور اسکی تصدیق کرتا ہے اور یہ حدیث سورۃ الحجر کی آیت ۱۰ کی شرح ہے۔

(۳) سورۃ النور کی آیت ۵۶ جسے آیتِ استخلاف کہا جاتا ہے۔ یہ آیت سورۃ الحجر کی آیت ۱۰ کی تفسیر ہے۔ اور حدیث مجددین آیت استخلاف کی بھی شرح ہے۔

(۴) آنبیاءؐ بنی اسرائیل چونکہ دین موسوی کے مجددین تھے لہذا امت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر مبوعث ہونیوالا مجدد (علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل) کے مطابق ایک رنگ میں اپنے زمانے کا امتی نبی ہی ہوتا ہے۔ مزید برآں بقول حضرت حکم و عدل علیہ السلام آنحضرت ﷺ مجدد اعظم تھے۔ (یک پھر سیالکوٹ۔ روحانی خزانہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۶)

(۵) دین اسلام میں مجددین کا سلسلہ تاریخی امت جاری رہے گا اور اس میں تخلف ممکن نہیں۔

(۶) حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؐ نے اپنی تالیفات میں جہاں بھی حدیث مجددین کا ترجمہ فرمایا ہے تو آپؐ نے ہمیشہ مجدد کیلئے واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔

(۷) وقت کے سچے مجدد پر ایمان نہ لانے والے فاسق ہو جاتے ہیں۔

(۸) حدیث مجددین چونکہ بقول حضرت حکم و عدل علیہ السلام ایک سچی حدیث ہے لہذا اس سچی حدیث کا منکر قطعی طور پر ایک خبیث ہے۔

[ج] حدیث مجددین کے حوالہ سے خلیفہ ثانی، خلیفہ ثالث، خلیفہ رابع اور خلیفہ خامس صاحب کے بیانات

[۱] خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود سے پہلے آنبیاءؐ کرام کی بعثت کے بارے میں متفاہد بیانات

آنباۓ یہیں السلام کی بعثت کے متعلق آپ کے متفاہد بیانات درج ذیل ہیں۔

(۱) امت محمدیہ میں صرف ایک نبی نے مبوعث ہونا ہے۔ خلیفہ ثانی صاحب فرماتے ہیں:- ”امت محمدیہ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت میں سے صرف ایک نبی اللہ کی خبر دی ہے جو مسح موعود ہے۔ اور اسکے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا۔ اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی آپؐ نے خبر دی ہے۔ بلکہ لانبی بعدی فرمایا کہ اور لوں کی لفظی کردی اور کھول کر بیان فرمادیا مسح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔۔۔ اس امت میں نبی صرف ایک ہی آسکتا ہے جو مسح موعود ہے۔ اور قطعاً کوئی نہیں آسکتا۔“ (تشذیب الاذہان مارچ ۱۹۱۳ء صفحات ۳۲۳ تا ۳۲۴)

(۲) **نبی آتے رہیں گے۔** ”دنیا میں جب ضلالت اور گمراہی اور بے دینی پھیل سکتی ہے تو نبی کیوں نہیں آسکتا۔ جس جس وقت ضلالت اور گمراہی پھیلتی رہی ہے اور لوگ خدا تعالیٰ کو بھلا دیتے رہے ہیں اور فتن و فجور میں پھنس جاتے رہے ہیں۔ اسی وقت نبی آتا رہا ہے اسی طرح اب بھی جب ایسا ہو گا کہ دنیا خدا تعالیٰ کو چھوڑ دے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا دے گی اور گند اور پلید بیوں میں بنتا ہو جائے گی اس وقت نبی آئے گا اور ضرور آئے گا۔“ (تقریر ۲۷ دسمبر ۱۹۱۵ء۔ انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

(۳) **اور نبی بھی آئیں گے۔** ”بھی یاد رکھو کہ مرزا صاحبؒ نبی ہیں اور بحیثیت رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کے آپکی اتباع سے آپکو نبوت کا درجہ ملا ہے اور ہم نبیین جانتے کہ اور کتنے لوگ یہی درجہ پائیں گے۔ ہم انہیں کیوں نبی نہ کہیں۔“ (انوار العلوم جلد ۶ صفحہ ۱۲۳)

مجد دین کی بعثت کے سلسلہ میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کے تضاد بیانات

(۱) **ہر صدی کے سر پر مجد کا وعدہ ہے۔۔۔** ”حدیثوں میں آتا ہے کہ ہر صدی کے سر پر دنیا کو ایک ہوشیار کرنیوالے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے اور اسلام میں اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجن تاریخ ہے گا۔ ان مجددوں کے متعلق بھی اس آیت (یعنی سورۃ القدر آیت نمبر ۱) میں پیشگوئی موجود ہے کیونکہ وہ بھی جزوی طور پر محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام ہوتے ہیں اور ایک جزوی تاریک رات میں ان کا ظہور ہوتا ہے۔“ (تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۳۱۹)

(۲) **حدیث مجد دین کے مطابق ہر صدی کے سر پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت۔۔۔** ”اسی کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهِنَّذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مِنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔“ (ابوداؤ د کتاب الملاحم) یعنی اللہ تعالیٰ میری امت میں ہر سو سال کے بعد کوئی نہ کوئی شخص ایسا مبعوث کرے گا جو اس صدی کی غلطیوں کو جو کہ دین کے بارے میں لوگوں کو لگ گئی ہو گئی دور کر دیگا۔ قلن بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے گویا اس حدیث کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کم سے کم ہر صدی کے سر پر دنیا میں ظاہر ہونگے اور وہ لوگ جو آپکے بتائے ہوئے رستے کے خلاف چلنے والے ہونگے ان کو چیلنج کریں گے کہ میں تمہارے طریق کو کبھی اختیار نہیں کروں گا اور اسی طریق کو اختیار کروں گا جو خدا نے مجھے بتایا ہے اور اس طرح اسلام ہر زمانہ میں دھل دھلا کر پھر نیا بن جایا کرے گا۔“ (تفسیر کبیر جلد ۱۴م صفحہ ۳۹۱)

☆☆ **۱۹۲۲ء میں دعویٰ مصلح موعود کے بعد جناب خلیفہ ثانی صاحب کا عقیدہ اور بیان بدل جاتا ہے اور وہ اپنے والد اور حکم و عدل حضرت مراza غلام احمدؐ کے عقیدہ اور بیانات کے صریح برخلاف اس طرح ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی تو رہے ایک طرف انتخابی خلیفہ کے ہوتے ہوئے کوئی مجد بھی نہیں آسکتا۔ وہ ۱۹۲۲ء میں آئندہ مجدد کی بعثت کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔۔۔**

”خلیفہ تو خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو فائم کرنا ہوتا ہے پھر اسکی موجودگی میں مجدد کس طرح آسکتا ہے؟ مجدد تو اس وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔“ (الفضل ۸ شہادت۔ اپریل ۱۹۲۲ء صفحہ ۳)

[2] --- خلیفہ ثالث جناب حافظ مرازا ناصر احمد کے قول فعل میں صریح تضاد اور انکا حدیث مجد دین کو جعلی قرار دینا

جناب خلیفہ ثالث صاحب اپنے دادا جان اور حکم و عدل حضرت مرزاغلام احمدؒ کے حوالہ سے بمقام فریئنفرٹ اپنے ۱۹ مئی ۱۹۷۸ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:- ”نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آنیوالا حکم و عدل ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم بنایا گیا ہے۔ اس لیے قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر کی گئی ہو اور میں کہوں وہ تفسیر غلط ہے تو تمہیں ماننا پڑے گا کہ وہ تفسیر غلط ہے کیونکہ محمد ﷺ نے میرا نام حکم رکھا ہے اور اگر کوئی بات کسی روایت اور سند میں محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوتی ہے جسے ہم حدیث کہتے ہیں اور میں یہ کہوں کہ اگر چہ سند اور روایت کے لحاظ سے وہ بات آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہو رہی ہے لیکن درحقیقت انہوں نے یہ بات نہیں کہی تو تمہیں یہ ماننا پڑے گا کہ یہ حدیث وضعی ہے اور مصنوعی ہے اور بناؤں ہے اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد نہیں۔ اس حکم کی حیثیت میں ہم حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لاتے ہیں۔“ (تین اہم خطبات صفحات ۲۲، ۲۳)

(۱) اب ہم دیکھتے ہیں کہ حافظ قرآن جناب خلیفہ ثالث صاحب اپنے محترم دادا جان حضرت مرزاغلام احمدؒ کے حکم و عدل ہونے پر کتنا ایمان رکھتے تھے؟ وہ اپنے محترم دادا جان حضرت مرزاغلام احمدؒ کو جس خطبہ جمعہ میں حکم و عدل مانے کا اعلان کرتے ہیں۔ اُسی خطبہ جمعہ میں مجددین کی بعثت کے حوالہ سے حکم و عدل حضرت مرزاغلام احمدؒ کے عقیدہ اور فتویٰ کے صریح برخلاف وہ عملًا اس طرح ارشاد فرماتے ہیں:-

”جب ہم یہ کہتے ہیں کہ آخری ہزار سال کیلئے آپ (حضرت مرزاصاحب۔ ناقل) آخری خلیفہ اور مجدد اکاف آخر ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے جو علوم انسان کے ہاتھ میں تھما دیئے ہیں اور قرآن کریم کی تفسیر بیان کی ہے وہ قیامت تک کیلئے کافی ہے۔ آپ کی کتابوں میں سے لوگ ایسے مضامین اخذ کریں گے جو انسان کے مسائل کو حل کرنے میں مدد دیں گے۔ اس لیے اب اس سلسلہ (یعنی امت محمدیہ۔ ناقل) میں کسی نئے آنیوالے کی ہمیں ضرورت نہیں۔“ (حکم و عدل پر ایمان لانے کے جھوٹ کی حقیقت۔ تین اہم خطبات صفحہ ۳۲)

(۲) ”پس جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا ہے یہ بات تو واضح ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ جو بات ہمارے لیے کہیں وہ ہمارے لیے ماننا ضروری ہے۔ منافق ایک وسوسہ گاہے گاہے ڈالتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح موعودؑ ایک ظلیٰ نبی کے طور پر آسکتے ہیں تو بعد میں بھی نبی آسکتا ہے۔ اگر تو کسی منافق نے نبی بنانا ہو تو آسکتا ہے (یہاں پر میرا سوال ہے کہ حکم و عدل علیہ السلام کی تعلیم پر چلنے والے کیا منافق ہو جاتے ہیں؟ ناقل) لیکن اگر خدا نے نبی بنانا ہو تو خدا کہتا ہے کہ نہیں بناؤں گا۔“ (تین اہم خطبات صفحہ ۱۳)

(۳) حافظ قرآن خلیفہ ثالث صاحب خدام الامدیہ کے نام اپنے ۶ نومبر ۱۹۷۸ء کے خطاب میں حدیث مجددین کو ایک جعلی حدیث قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:- ”ہمیں حضرت مسیح موعودؑ نے جو دوسری بات بتائی اُسکے مطابق غور کرنا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے جو بھی فرمایا ہے وہ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر ہے۔ پھر آپ نے یہ فرمایا کہ محمد ﷺ کا بڑا ارفع اور بلند مقام تھا۔ خدا تعالیٰ سے آپ علم سیکھتے تھے۔ یہ تو ہم مانتے ہیں کہ آپ قرآن کریم کی کسی آیت کی اتنی دیقیق تفسیر کر جائیں کہ عام آدمی کے دماغ کو اُسکے مأخذ کا پتہ نہ لگے اور سمجھ میں نہ آئے کہ یہ کس آیت کی تفسیر ہے۔ آپ نے فرمایا کسی کو سمجھ آئے یا نہ آئے مگر نہیں ہو سکتا کہ وہ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر نہ ہو۔ اگر تجدید دین والی یہ حدیث درست ہے (اور ہے یہ درست) تو یہ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر

ہونی چاہیے اور اگر یہ قرآن کریم کی کسی آیت کی بھی تفسیر نہیں (میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا غلط ہو گا یہ ضرور کسی آیت کی تفسیر ہے) تو پھر اس کو ہم کہیں گے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ کسی راوی نے کہیں سے غلط بات اٹھائی اور آگے بیان کر دی۔” (مشعل راہ۔ ۷۵۸۔ ۳۵۸)

[3]۔۔ خلیفہ رابع جناب مرزا طاہر احمد صاحب کا مجددین کی بعثت اور ان پر ایمان لانے سے انکار

مجددہ صدی پر آتے رہے کیا یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ اپنے محترم دادا جان اور حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؓ کی تعلیم کے صریح برخلاف اور آپؓ کے مذکوب علمائے اسلام کی گواہی کیسا تھا اس سوال کے جواب میں جناب خلیفہ رابع صاحب فرماتے ہیں:-

(۱) ”من کے اندر جمع کا پہلو بھی موجود تھا اس لیے مجددیت کے پیغام میں نہ تو کوئی دعویٰ شرط تھا نہ اس مجدد کو مانا ضروری قرار دیا گیا۔ کہیں بھی تمام احادیث میں جن کی تشریح عالم اسلام کی تاریخ نے کی ہے یہ بات کہیں نظر نہیں آتی کہ مجدد مامور ہوا اور اُسکی بات مانی جائے۔۔۔ خلافت کے مقابل پر جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کسی مجددیت کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔۔۔ اس لیے مجددیت کو خلافت سے فضیلت دی ہی نہیں جاسکتی۔“ (مجالس عرفان مطبوعہ شعبہ اشاعت لجنة اماء اللہ کراچی صفحات ۱۲۳ تا ۱۲۴)

خاکسار اپنا موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) اور موعود مجدد صدی پانز دہم ہونے کا دعویٰ خلیفہ رابع صاحب کے آگے پیش کر کے اُنکے آگے کھڑا ہوا تھا لیکن وہ آنحضرت ﷺ کی حدیث مجددین کے سلسلہ میں حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؓ کی تعلیم کے صریح برخلاف احمدیوں کے آگے جھوٹ پر جھوٹ بولتے جا رہے تھے۔ مثلاً وہ اپنے ۷ اگست ۱۹۹۳ء کے خطبہ جمعہ میں حدیث مجددین کے سلسلہ میں دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے فرماتے ہیں:-۔۔۔

(۲) ”میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسے لوگ اگر سو سال کی عمریں بھی پائیں اور مر جائیں تو نامرادی کی حالت میں مریں گے اور کسی مجدد کا منہ نہیں دیکھیں گے (موعود مجدد یعنی خاکسار اپنے دعویٰ کیسا تھا نے آگے کھڑا تھا۔۔۔ نقل)۔۔۔ اُنکی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں، اُنکی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں۔۔۔ خدا کی قسم خلافت احمدیہ کے سوا کہیں اور مجددیت کا منہ نہ دیکھیں گی۔“

[4]۔۔ خلیفہ خامس جناب مرزا مسرو احمد صاحب کا حدیث مجددین کا نہ صرف قرآن و حدیث میں نہ ہونے کا اعلان

بلکہ اسکے ترجمہ کی بھی معنوی تحریف

امام مہدی و مسیح موعود اور حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؓ نے اپنی تالیفات میں نہ صرف حدیث مجددین کو سچی حدیث قرار دیا ہے بلکہ اسے سورۃ الحجر کی آیت نمبر ۱۰ کی شرح بھی قرار دیا ہے اور متعلقہ حوالہ جات خاکسار گذشتہ صفحات میں درج کر چکا ہے۔ علاوہ اسکے حضورؐ نے جہاں بھی حدیث مجددین کا ترجمہ فرمایا ہے آپؓ نے ہمیشہ مجدد کیلئے واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔ مثلاً جیسا کہ حضورؐ اپنی شہرہ آفاق کتاب حقیقتہ الوجی میں اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

(۱) ”پہلانشان۔۔۔ قال رسول الله ﷺ وَجَلَ يَبْعَثُ لِهِنَّا الْأُمَّةَ عَلَى رَأْيِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَّتٍ مَّنْ يُجِدُ دُلَّهَا دِينَهَا۔۔۔ رواه ابو داؤد۔۔۔ یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس اُمت کیلئے ایک شخص (صیغہ واحد۔۔۔ نقل) مبعوث فرمائے گا جو اس کیلئے دین کو

تازہ کرے گا۔ (روحانی خزانہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۰)

(۲) حدیقتہ الصالحین جماعت احمدیہ قادیانی کی ایک مستند احادیث کی کتاب ہے۔ اس کتاب میں مرتب صاحب اس حدیث کا ترجمہ اس طرح لکھتے ہیں:- عَنْ أَيِّ هُرَيْرَةَ قِيمًا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهُنَّدِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَتٍ مَّنْ يُجِدُ دَلَاهَا دِينَهَا۔ (ابوداؤ کتاب الملام)۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسا مجدد (صیغہ واحد۔ نقل) بھی گا جو اس امت کے دین کی تجدید کرے گا۔ یعنی امت میں جو بگاڑ پیدا ہو گیا ہو گا اسکی اصلاح کرے گا اور دین کی رغبت اور اس کیلئے قربانی کے جذبے کو بڑھانے گا۔

(۳) جماعت احمدیہ کمبئی قادیانی کا ایک رسالہ بغوان ”دنی معلومات“ میں بھی اس حدیث کا ترجمہ اس طرح لکھا گیا ہے:- ”إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهُنَّدِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَتٍ مَّنْ يُجِدُ دَلَاهَا دِينَهَا۔ (سنن ابو داؤد جلد ۲ کتاب الملام)۔ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت میں ایسے شخص (صیغہ واحد۔ نقل) کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے دین کو ازسر نوزندہ کرے گا۔“

(۴) اسی طرح علماء اسلام نے بھی اس حدیث کے ترجمہ میں مجدد کیلئے ہمیشہ واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے:- ”عَنْ أَيِّ هُرَيْرَةَ قِيمًا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهُنَّدِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَتٍ مَّنْ يُجِدُ دَلَاهَا دِينَهَا۔ (رواہ ابو داؤد۔ بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد اصفہان ۱۷) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا جو میں جانتا ہوں رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا اللہ عز وجل اس امت کیلئے ہر سو برس بعد ایک آدمی (صیغہ واحد۔ نقل) بھیجا ہے جو اس کیلئے اس کا دین تازہ کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔“

ہم دیکھتے ہیں کہ بشمول حکم و عدل حضرت مرزاغلام احمدؒ جماعت احمدیہ قادیانی کے لٹریچر میں بھی اور عالم اسلام کی کتب حدیث میں بھی ترجمہ کرتے وقت ہمیشہ مجدد کیلئے واحد کا صیغہ استعمال فرمایا گیا ہے۔ لیکن خلیفہ خامس مرزاسرو احمد صاحب اپنے خطبات اور تقریروں میں آنحضرت ﷺ اور اپنے پردادا حکم و عدل حضرت مرزاغلام احمدؒ کی تعلیمات کے صریح برخلاف حدیث کے ترجمہ میں معنوی تحریف کرتے ہوئے اپنے پیش روؤں کی طرح اس حدیث میں مجدد کیلئے ہمیشہ جمع کا صیغہ استعمال فرماتے ہیں۔ مثلاً آپ اپنے ۱۰ رجون ۱۰۰ء کے خطبہ جمعہ میں حدیث مجدد دین کا اس طرح غلط ترجمہ کرتے ہیں:-

(۱) ”اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے کہ ہر صدی میں تجدید دین کیلئے مجدد (صیغہ جمع۔ نقل) کھڑے ہوں گے۔“ حکم و عدل حضرت مرزاغلام احمدؒ نے اپنی تالیفات میں جہاں بھی اس حدیث کا حوالہ دیا ہے مجدد کے لفظ کا صیغہ واحد میں استعمال فرمایا ہے۔ اسی طرح اسی خطبہ جمعہ میں جناب مرزاسرو احمد صاحب نے اس حدیث کو تسلیم بھی کیا ہے اور ساتھ ہی حدیث مجدد دین کا نہ قرآن کریم میں اور نہ ہی حدیث میں ہونے کا اعلان بھی کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنے ۱۰ رجون ۱۰۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:-

(۲) ”نہ ہی قرآن کریم میں اور نہ ہی حدیث میں کہیں مجددوں کا ذکر ملتا ہے۔ ہاں خلافت کا ذکر ضرور ملتا ہے۔“

یہاں پر میرا سوال ہے کہ کیا خدا کے بنائے ہوئے خلیفوں کی بھی شان ہوا کرتی ہے کہ وہ خدا کے نام پر لوگوں کو گمراہ کرتے پھریں؟؟

[4]۔۔۔ محمدی اور احمدی قدرتِ ثانیہ کی حقیقت

امام مہدی و مسیح موعودؑ کی طرح بلکہ آپؐ سے بہت بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ایک محسم قدرت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد جس قدرتِ ثانیہ کا ذکر فرمایا اسکے دو (۲) روپ یادو سلسلے تھے۔ اس کا پہلا روپ انتخابی تھا جو کہ جزوی (shortlived) تھا جبکہ دوسرا روپ یا سلسلہ الہامی یا تجدیدی تھا جو کہ مستقل اور دائمی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق قدرتِ ثانیہ کا انتخابی سلسلہ تو ۰۳ سال کے بعد ختم ہو کر ملوکیت میں بدل گیا لیکن اس کا الہامی یا تجدیدی سلسلہ مجددین کی بعثت کیسا تھا اُمت محمدیہ میں آج تک جاری و ساری ہے۔ جس طرح امام مہدی و مسیح موعودؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل ظل تھے۔ اسی طرح احمدی قدرتِ ثانیہ بھی محمدی قدرتِ ثانیہ کا کامل ظل اور اس کا تسلسل ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ ظل کیلئے ممکن نہیں کہ وہ کسی بھی رنگ میں اپنے اصل پر برتری حاصل کر لے۔ بالفاظ دیگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُمت محمدیہ میں حضرت مرزا غلام احمدؑ کی بعثت کیسا تھا محمدی قدرتِ ثانیہ احمدی قدرتِ ثانیہ میں منتقل ہو گئی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قدرتِ ثانیہ کے انتخابی سلسلہ کا آغاز حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مبارک وجود سے شروع ہوا تھا لیکن حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنے بعد اپنے پیروکاروں کو کوئی خلافت نظام دینے کی بجائے جماعت احمدیہ کا نظم و نقش چلانے کیلئے انہیں ایک عبوری انتظامی ڈھانچہ دیا تھا جس کا اجمانی خاکہ رسالہ الوصیت میں موجود ہے۔ جیسا کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بھی اس حقیقت کی تصدیق اکتوبر ۱۹۲۵ء میں اس طرح فرمائی تھی:-

”مجلس معتمدین کے بنیادی اصول میں جو دراصل ہے ہی اسلام کا بنیادی مسئلہ خلیفہ وقت کا وجود شامل نہ تھا۔۔۔ اور چونکہ مسئلہ خلافت کے جماعت کے بنیادی اصولوں میں شامل نہ ہونے سے جماعت ایسے خطرات میں رہ سکتی ہے جو مبایعین کو غیر مبایعین میں بدل دے ۔۔۔“ (افضل اخبار مورخہ ۱۳۱۰ کتوبر ۱۹۲۵ء نومبر ۱۹۲۵ء میں اس طرح فرمائی تھی:-)

حضورؐ نے جماعتی نظم و نقش کو چلانے کیلئے عبوری انتظامی ڈھانچے کے مطابق ایک انجمن بنائی جو کہ آپؐ کے بقول آپؐ کی جاشین (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزانہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۵) تھی اور حضرت مولوی نور الدینؓ کو اس انجمن یا مجلس معتمدین کا صدر بنادیا۔ اس انجمن کی حیثیت (Status) کے سلسلہ میں آپؐ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو اپنے ایک حکم میں لکھتے ہیں:-

”میری رائے تو یہی ہے کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے کہ ایسا ہونا چاہیے اور کثرت رائے اس میں ہو جائے تو وہی رائے صحیح سمجھنا چاہیے۔ اور وہی قطعی ہونا چاہیے۔ لیکن اس قدر میں زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں کہ بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں مجھ کو محض اطلاع دی جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشاء میری ہرگز نہیں کرے گی۔ لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے کہ شاید وہ ایسا امر ہو کہ خدا تعالیٰ کا اس میں کوئی خاص ارادہ ہو۔ اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف انجمن کا اجتہاد ہی کافی ہو گا۔“

آپ نے اپنے بعد جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کیلئے یہ طریقہ کاروضع کیا کہ جہاں جہاں جماعت احمدیہ کی شاخیں ہیں وہاں پر چالیس مومن اپنے میں سے ایک نیک اور بزرگ شخص کا انتخاب کر لیں جو حضورؐ کے نام پر نئے داخل ہونے والوں سے بیعت لیں (رسالہ الوصیت۔ ایضاً صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)۔ حضورؐ کی رحلت کے بعد مجلس معتمدین اور قادیان میں حاضر الوقت احمدی مولوی نور الدینؒ کی قیادت پر متفق ہو گئے تھے۔ اور اس طرح حضرت مولوی نور الدینؒ جماعت احمدیہ کے پہلے قائد یا امیر تھے لیکن اہل بیت آپؐ کی قیادت یا امارت کو قدرتِ ثانیہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ آپؐ سے قدرتِ ثانیہ کے نزول کیلئے دعائیں کرواتے رہے۔ جیسا کہ تاریخ احمدیت کے درج ذیل حوالہ سے یہ بخوبی ثابت ہے:-

”قدرتِ ثانیہ کیلئے اجتماعی دعا“: حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفہ اولؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کیلئے ہر ملک میں اکھٹھے ہو کر اجتماعی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اولؐ نے مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا کہ وہ اخبارات میں اجتماعی دعا کی تحریک شائع کریں۔ چنانچہ انہوں نے اسکی تعییل میں اعلان شائع کر دیا۔ قادیان میں حضرت میر صاحب ایک عرصہ تک مسجد مبارک میں یہ اجتماعی دعا کرتے رہے۔ (تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۲۱۲)

حضرت مولوی نور الدینؒ کی وفات کے موقع پر جناب مرزا بشیر الدینؒ محمود احمد صاحب نے حضورؐ کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ یا مجلس معتمدین کو باہی پاس (by-pass) کرتے ہوئے اپنی خود ساختہ مجلس انصار میں سے چالیس مومنوں کا تائیدی ووٹ لے کر اپنی خلافتِ ثانیہ کا اعلان کر دیا جس نے بعد ازاں جماعت احمدیہ میں بلاۓ دمشق کا روپ دھارنا تھا۔ یہ جماعت احمدیہ کی بدقتی ہے کہ یہ دمشقی بلاۓ آج تک آکاش بیل کی طرح جماعت احمدیہ پر قبضہ کیے ہوئے ہے۔ جناب مرزا بشیر الدینؒ محمود احمد صاحب نے اپنی قیادت کو قدرتِ ثانیہ بنانے اور ظاہر کرنے کیلئے مزید فریب کاری اور جل اس طرح کیا کہ قادیان میں جس جگہ پر مجلس معتمدین اور حاضر الوقت احمدی حضرت مولوی نور الدینؒ کی قیادت پر متفق ہوئے تھے وہاں ”مقام ظہور قدرتِ ثانیہ“ کا بورڈ آؤیزاں کر دیا۔ جہاں تک احمدی قدرتِ ثانیہ کے الہامی اور تجدیدی سلسلے کا تعلق ہے تو اس کا پہلا مظہر موعود اور مبشر زکی غلام مسیح الزماں ہے جس نے ۲۷ نومبر ۱۹۰۴ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا اور ظاہر ہونا تھا اور امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنی وصیت میں اُسکے متعلق بڑی وضاحت فرمائی ہوئی ہے کہ وہ (الف) آسمان سے نازل ہوگا (ب) اور وہ روح القدس پا کر کھڑا ہوگا۔ (الوصیت۔ روحانی خزانہ جلد ۲۰ صفحات ۳۰۶، ۳۰۷)

حرف آخر:- اے احمدی بہنو، بھائیو اور بزرگو۔ جماعت احمدیہ قادیان کے خلیفوں اور مولویوں پر تحریر و تقریر کے ذریعہ قطعی برائیں کیسا تھا اتمام جحت کرنے کے بعد آج خاکسار بھی اپنے آقا اور سید حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبی ﷺ اور اپنی روحانی ماں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؓ کی طرح اپنے اور قادیانی جماعت کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے جناب مرزا مسرو راحمد صاحب کو مبابلہ کیلئے بلاتا ہے۔۔۔

(اوّل) میں عبدالغفار جنبہ مدی موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) دعویٰ اور ایمان رکھتا ہوں کہ جناب مرزا بشیر الدینؒ محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک کذب، جھوٹ، جلو و ایک فریب تھا کیونکہ مصلح موعود (موعود زکی غلام مسیح الزماں) محمدی مریم حضرت مرزا

غلام احمدؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ اس موعدو زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعد اور مثالیل مبارک احمد) نے اپنی آخری الہامی بشارت (۲۷ نومبر ۱۹۰۴ء) کے بعد جماعت احمدیہ میں بطور روحانی فرزند پیدا ہونا تھا اور الہامی اکشاف کے مطابق یہ موعدو زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعد) خاکسار عبد الغفار جنبہ ہے۔

☆☆ میں مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایمان رکھتا ہوں کہ ۲۰ ربیعہ ۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعد کے مطابق میرے نانا جان مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ہی سچے اور بحق مصلح موعد (موعدو زکی غلام مسیح الزماں اور مثالیل مبارک احمد) تھے اور عبد الغفار جنبہ اپنے دعویٰ موعدو زکی غلام مسیح الزماں میں قطعی طور پر جھوٹا اور کاذب ہے۔

(ثانية) میں عبد الغفار جنبہ مدعاً موعدو زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعد) دعویٰ اور ایمان رکھتا ہوں کہ امت محمدیہ میں مجدد دین کی خلافت ہی دراصل خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے اور اسکے پہلے مصدق اور خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ تھے۔ اسی سلسلہ کے تیرھویں خلیفہ مجدد صدی چہارو ہم اور مجدد الف آخر امام مہدی و مسیح موعد حضرت مرزا غلام احمدؑ ہیں اور چودھویں خلیفہ ۲۰ ربیعہ ۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعد کے مصدق اور مجدد صدی پانزو ہم موعدو زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعد) ہیں۔

☆☆ میں مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کہتا اور ایمان رکھتا ہوں کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعد کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث کے مطابق ان احمدی خلفاء کی خلافت ہی خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کے حوالہ سے عبد الغفار جنبہ کا موقف قطعی طور پر جھوٹا اور گمراہ کن ہے۔

(ثالثاً) میں عبد الغفار جنبہ مدعاً موعدو زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعد) حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؑ کی تعلیم اور فتویٰ کے مطابق حدیث مجدد دین کو نہ صرف ایک سچی حدیث سمجھتا ہوں بلکہ یہ بھی ایمان رکھتا ہوں کہ امت میں بدعتوں اور خرابیوں کی اصلاح اور تجدید کیلئے اسی حدیث کے مطابق تجدید دین کا سلسلہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا اور آنحضرت ﷺ کے اس فرمودہ میں تخلف ممکن نہیں ہے۔

☆☆ میں مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کہتا اور ایمان رکھتا ہوں کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعد کے بعد حدیث مجدد دین کے مطابق الہامی اور تجدیدی خلفاء کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اب صدی کے سر پر خلفائے مسیح موعد میں سے ہی اللہ تعالیٰ مجدد دین کھڑے کیا کرے گا۔ اور حدیث مجدد دین کے حوالہ سے عبد الغفار جنبہ کا موقف قطعی طور پر جھوٹا اور گمراہ کن ہے۔

(رابعاً) میں عبد الغفار جنبہ مدعاً موعدو زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعد) دعویٰ اور ایمان رکھتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد اور اسکے جانشین خدا کے بنائے ہوئے خلیفے نہیں ہیں اور نہ ہی انکی قیادت خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے بلکہ یہ مکار، فربتی اور موعد بلاۓ مشق کے کھڑتی چیز ہیں۔

☆☆ میں مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کہتا اور ایمان رکھتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد اور اسکے جانشین خدا کے بنائے ہوئے خلیفے ہیں اور ہماری خلافت ہی خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کے حوالہ سے عبد الغفار جنبہ کا موقف قطعی طور پر جھوٹا اور

گمراہ کن ہے۔

(خامساً) میں عبد الغفار جنبہ مدعاً موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) دعویٰ اور ایمان رکھتا ہوں کہ احمدی قدرت ثانیہ یقیناً محمدی قدرت ثانیہ کا ہی ظل ہے۔ جس طرح محمدی قدرت ثانیہ کے مظاہر حدیث مجددین کے مطابق الہامی اور تجدیدی خلیفے تھے۔ اسی طرح احمدی قدرت ثانیہ کا پہلا مظہر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصدق موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد اور اُسکے جانشین قدرت ثانیہ کے مظاہر ہونے کی بجائے موعود بلاۓ دمشق کے کھڑپی ہیں۔

☆☆ میں مرزا مسرو راحمد خلیفۃ المسیح الخامس کہتا اور ایمان رکھتا ہوں کہ ہم امام مہدی و مسیح موعود کے جانشین ہی قدرت ثانیہ کے مظاہر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق الہامی اور تجدیدی خلافے علیٰ منہاج نبوت ہیں۔ اور قدرت ثانیہ کے حوالہ سے عبد الغفار جنبہ کا موقف قطعی طور پر جھوٹا اور گمراہ کن ہے۔

اے ہمارے ذوالجلال اور قادر خدا تو ہمارے درمیان حق و باطل میں فیصلہ فرماء!!!!

اے میرے زبردست طاقتوں والے اور زبردست خدائے ذوالجلال: تو بہت اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے کہ ہم دونوں (عبد الغفار جنبہ مدعاً موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) قائد جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور مرزا مسرو راحمد خلیفۃ المسیح الخامس سربراہ جماعت احمدیہ قادریان) میں سے کوں سفریق اپنے عقائد، دعاؤی اور بیانات میں سچا ہے اور کوں سفریق جھوٹا، مکار، فربی اور دغabaز ہے؟ اے اللہ تعالیٰ: ہم میں سے جو فریق سچا ہے اور جس کے دعاؤی اور عقائد برحق ہیں اُس پر اور اُسکے اہل و عیال اور اُسکی جماعت پر نہ صرف اپنی حمتیں اور برکتیں نازل فرمابکہ اُسکی سچائی اور موقف کو قبولیت عام بخشنے کیلئے آسمان سے کوئی حیرت انگیز شان بھی ظاہر فرم۔ اے اللہ تعالیٰ: ہم میں سے جو فریق جھوٹا، مکار، فربی اور دغabaز ہے اور اپنے بیانات اور عقائد میں جھوٹا اور گمراہ ہے اُس پر اور اُسکے اہل و عیال اور اُسکی جماعت کے بڑے لوگوں پر لعنت فرماتے ہوئے نہ صرف انہیں ملیا میٹ کر دے بلکہ انہیں عبرت کا نشان بھی بنادے۔ آمین ثم آمین۔

(۱) رَبِّ فِرِّقٍ بَيْنَ صَادِقٍ وَكَاذِبٍ أَنْتَ تَرَى كُلَّ مُصْلِحٍ وَصَادِقٍ

اے میرے رب! صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تو جانتا ہے کہ مصلح اور صادق کون ہے

(۲) رَبِّ إِنَّ قَوْمِي لَذَّبُونِ فَأَفْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتَحًا وَنَجْنَبِي وَمَنْ مَعِيٌّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ پس تو میرے درمیان اور انکے درمیان ایک قطعی فیصلہ فرمادے اور مجھے بھی نجات بخش اور ان کو بھی جو مومنوں میں سے میرے ساتھ ہیں۔

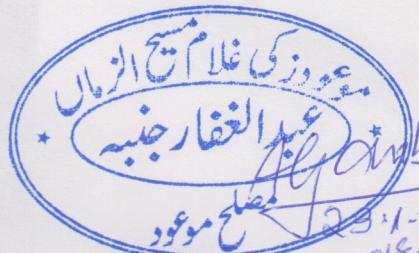
(۳) رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمَنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے مطابق فیصلہ فرمادے اور تو فیصلہ کرنیوالوں میں سب سے بہتر ہے۔

آمین ثم آمین

يَا رَبِّ فَاسْمِعْ دُعَائِيْ وَمَرِّقْ أَعْدَاءِكَ وَأَعْدَاءِيْ وَأَنْجِزْ وَعْدَكَ وَأَنْصُرْ عَبْدَكَ وَأَرِنَا آيَاتِكَ وَشَهِرَ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَنْذِرْ مِنَ الْكَافِرِينَ شَرِيرًا۔ اے میرے رب! تو میری دعا من اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو بندے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرم اور اپنے بندے کی مدفر ماورہ میں اپنے دن دکھا اور ہمارے لیے اپنی تکوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریک کو باتی نہ رکھ۔

جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور جماعت احمدیہ قادیان کے قائدین بمعہ اہل و عیال کے دستخط



(1) جماعت احمدیہ اصلاح پسند

- (1) عبد الغفار جنبہ مدئی موعدوزکی غلام مسح الزماں (مصلح موعد) دستخط بمعہ ۰۲.۰۲.۱۸
- (2) شفقت غفار زوجہ عبد الغفار جنبہ دستخط ۲۳.۰۱.۲۰۱۸
- (3) بیٹا زیشان احمد غفار جنبہ ابن عبد الغفار جنبہ دستخط ۰۲.۰۲.۱۸
- (۴) بیٹا احمد شیر غفار جنبہ ابن عبد الغفار جنبہ دستخط ۰۸.۰۲.۱۸
- (۵) بیٹا کاشف احمد غفار جنبہ ابن عبد الغفار جنبہ دستخط ۲۸.۰۱.۱۸

(2) جماعت احمدیہ قادیان

- (۱) مرزا سرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس دستخط بمعہ مہر
- (۲) امتہ الصبور زوجہ مرزا سرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس دستخط
- (۳) بیٹی امتہ الوارث فاتح دستخط
- (۴) بیٹا مرزا واقاصل احمد دستخط

عصر بیمار کا ہے مرض لا دوا ، کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلام مسح الزماں ہاتھ اٹھا، موت آ بھی گئی ہو تو مل جائے گی

خاکسار

مردحق کی دعا موعود یوسف ثانی

عبد الغفار جنبہ / کیل - جرمنی

موعدوزکی غلام مسح الزماں (موعد مجدد صدی پائزدہم)

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

مورخہ ۲۳ ربیعہ ۱۴۱۸ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صدر و دیگر ممبران مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ اصلاح پسند

- (۱) صدر مجلس شوریٰ عزیزم طارق چوہان صاحب بعدهاں و عیال *Feb 05 2018* دستخط
- (۲) سیکرٹری مجلس شوریٰ عزیزم محمد اشرف جنبہ صاحب بعدهاں و عیال *6-02-2018* دستخط
- (۳) عزیزم مبشر احمد شاہد صاحب بعدهاں و عیال *Feb 05 2018* دستخط
- (۴) عزیزم سید مولود احمد صاحب بعدهاں و عیال *Feb 05 2018* دستخط
- (۵) عزیزم منصور احمد صاحب بعدهاں و عیال *5/11/18* دستخط
- (۶) عزیزم عبدالقدیر صاحب بعدهاں و عیال *Feb 2018* دستخط
- (۷) عزیزم ڈاکٹر مقصود احمد صاحب بعدهاں و عیال *Feb 2018* دستخط
- (۸) عزیزم شعیب ارشد صاحب بعدهاں و عیال *Feb 2018* دستخط
- (۹) عزیزم محمد لطیف جنبہ صاحب بعدهاں و عیال *Feb 2018* دستخط
- (۱۰) عزیزم ظہور احمد صاحب *06-02-2018* دستخط
- (۱۱) عزیزم عبدالرحمن افضل صاحب *Feb 2018* دستخط

اہم عہدیداران جماعت احمدیہ قادیان عالمگیر

- (۱) ناظر اعلیٰ بعدهاں و عیال جماعت احمدیہ قادیان ربوہ پاکستان دستخط
- (۲) وکیل اعلیٰ بعدهاں و عیال جماعت احمدیہ قادیان ربوہ پاکستان دستخط
- (۳) پرنسپل جامعہ احمدیہ بعدهاں و عیال جماعت احمدیہ قادیان ربوہ پاکستان دستخط
- (۴) امیر صاحب برطانیہ بعدهاں و عیال جماعت احمدیہ قادیان دستخط
- (۵) امیر صاحب جرمی نیشن بعدهاں و عیال جماعت احمدیہ قادیان دستخط
- (۶) امیر صاحب سویڈن بعدهاں و عیال جماعت احمدیہ قادیان دستخط
- (۷) امیر صاحب امریکہ بعدهاں و عیال جماعت احمدیہ قادیان دستخط
- (۸) امیر صاحب کینیڈا بعدهاں و عیال جماعت احمدیہ قادیان دستخط
- (۹) امیر صاحب اسٹرالیا بعدهاں و عیال جماعت احمدیہ قادیان دستخط
- (۱۰) امیر صاحب نیوزی لینڈ بعدهاں و عیال جماعت احمدیہ قادیان دستخط
- (۱۱) ظفر احمد ساہی بعدهاں و عیال مرتبی افریقہ جماعت احمدیہ قادیان دستخط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جناب مرزا مسرو راحمد صاحب

سربراہ جماعت احمدیہ قادیان

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خاکسار اپنے اور اپنے اہل و عیال اور اپنی جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی مجلس شوریٰ کے دستخطوں کیساتھ مبالغہ سائنس کر کے آج مورخہ ۱۸ فروری ۲۰۱۸ء کو آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہے۔ امید ہے آپ کے اہل و عیال اپنے ناموں کے آگے اور آپ کی جماعت احمدیہ قادیان کے جملہ اہم ممبران اپنے ناموں کے آگے دستخط کر کے اور آپ خاکسار کی طرح اپنی مہر کیساتھ دستخط کر کے صفحات نمبر ۱۶ اور ۱۷ مورخہ ۲۸ فروری ۲۰۱۸ء تک خاکسار کی طرف ارسال کر دیں گے۔ اور ہم دونوں فریق اپنے اپنے وسائل کے مطابق اس مبالغہ کی خوب تشبیہ بھی کریں گے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ آپ کے اور میرے درمیان حق کے مطابق متنازعہ امور میں ایک سال کے اندر یعنی ۲۸ فروری ۲۰۱۹ء تک انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فیصلہ فرمادے گا۔

(۲) اگر آپ نے دستخط نہ کر کے خاکسار کی طرف سے اس مبالغہ کی پیش کش کو قبول نہ کیا اور رد کر دیا تب بھی خاکسار کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور اور اُسکی عدالت میں آج مورخہ ۸ فروری ۲۰۱۸ء کی تاریخ سے ہی یک طرفہ طور پر درخواست ہو گی کہ وہ ۸ فروری ۲۰۱۹ء تک خاکسار اور آپ (بلائے دمشق کے کھڑپوں) کے درمیان متنازعہ امور میں حق کے مطابق فیصلہ فرمادے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ ضرور فیصلہ فرمائے گا۔ آمین۔ اے میرے زبردست طاقتوں والے خدا!!!

تیری طاقت سے جو منکر ہیں اُنہیں اب پکھ دکھا پھر بدل دے گشن و گلزار سے یہ دشت خار
اک کرشمہ سے دکھا اپنی وہ عظمت اے قدير جس سے دیکھئے تیرے چہرے کو ہر اک غفلت شعار
یا الہی اک نشاں اپنے کرم سے پھر دکھا گردنیں جھٹک جائیں جس سے اور مکذب ہوں خوار

خاکسار

مردحق کی دعا موعود یوسف ثانی

قائد جماعت احمدیہ اصلاح پسند

عبد الغفار جنبہ / کیل - جمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پائزدہم)

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے گو کھو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

مورخہ ۸ فروری ۲۰۱۸ء

☆☆☆☆☆☆☆

